# گلزارِ اُردو

بارھویں جماعت کے لیے

(اُردو نصاب (لازمی) ۲۰۱۹ء کے مطابق)

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

ناشر:

اقبال پبلشنگ کمپنی، حیدرآباد۔

جملہ حقوق بہ حق سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ محفوظ ہیں
تیار کردہ : سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

منظور شدہ : نظامتِ نصاب، جائزہ و تحقیق سندھ، جام شورو اور محکمہ تعلیم و خواندگی برائے اسکول سندھ۔
جائزہ شدہ : صوبائی کمیٹی برائے جائزہ درسی کتب و نصاب سندھ۔
مراسلہ نمبر: Letter No: SELD/GA/CW/396/2021/Dated:07-02-2023

**نِگرانِ اعلیٰ**

آغا سہیل احمد
چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

**نِگراں**

- ناہید اختر

**مصنّفین/مؤلفین**

- محمد ناظم علی خان ماتلوی
- پروفیسر ڈاکٹر عتیق احمد جیلانی
- پروفیسر ڈاکٹر شاہ انجم

**صوبائی جائزہ کمیٹی**

- سید مسرّت حسین رضوی
- نیّر رفیق
- پروفیسر محسن شیخ
- ڈاکٹر نثار احمد
- عطاءُالرحمٰن خان
- منور عباس جتوئی
- وسیم مغل
- زاہدہ بنگش
- محمد فاروق دانش

**مدیر**

ڈاکٹر شذرہ حسین شر

**پروف خوانی**

ندیم حاکم علی

**سرورق**

صوہام طٰہٰ عباسی

**کمپوزنگ** : بختیار احمد بھٹو

ناشر : پیراماؤنٹ پرنٹنگ پریس، کراچی

# قائدِ اعظمؒ محمد علی جناح نے فرمایا:

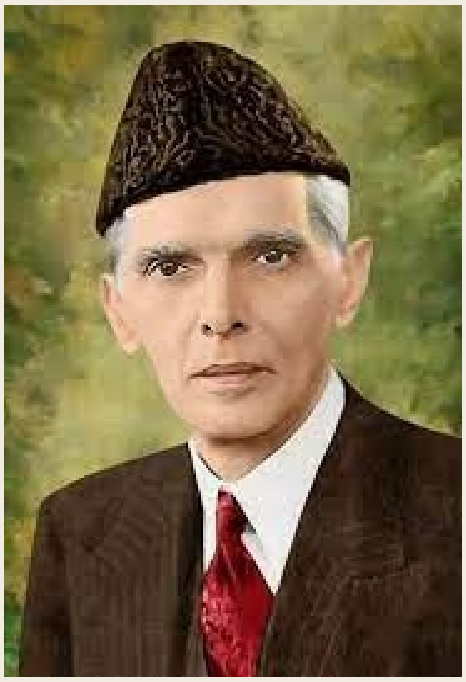

میں آپ کو مَصروفِ عمل ہونے کی تاکید کرتا ہوں۔کام کام اور بس کام۔سکون کی خاطر، صبر و برداشت اورانکساری کے ساتھ اپنی قوم کی سچّی خدمت کرتے جائیں۔

آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹ کانفرنس۔جالندھر ۱۵نومبر ۱۹۴۲ء

# اظہارِ تَشَکُّر

سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، ورثاے مُصنفین و
شعراے کرام اور مختلف اداروں کا شکر گزار
ہے کہ اُنھوں نے اس مجموعے میں طبع کردہ
افسانوں، مضامین وغیرہ کی
اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

# ہدایات برائے اساتذہ

(پڑھانے سے پہلے اسے ضرور پڑھیے)

درسی کتاب ''گلزارِاُردو'' برائے بارھویں جماعت میں تدریس زبان کے تین پہلو نمایاں ہیں۔

۱- تدریسِ نثر ۲- تدریسِ نظم ۳- تدریسِ قواعد

ان تین پہلوؤں کے حوالے سے ذیل میں ہدایات برائے اساتذہ پیش کی جارہی ہیں تاکہ تدریسی وآموزشی عمل کو دل چسپ، مؤثراور نتیجہ خیز بنایا جاسکے۔

**۱- تدریسِ نثر:** نثری اسباق کی تدریس کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ میں توجہ سے سن کر سمجھنے، درست تلفظ اور لب ولہجے سے بول کر اپنے خیالات واحساسات کا اظہار کرنے، مجوّزہ مواد اور تفہیم عبارت کی تدابیر اختیار کرتے ہوئے سمجھ کر پڑھنے اور ذخیرۂ الفاظ کا موزوں اور بر محل استعمال کرتے ہوئے لکھ کر اپنے خیالات وجذبات کے اظہار کی صلاحیتیں پیدا کی جاسکیں۔ زبان کی بنیادی مہارتوں (سننا، بولنا، پڑھنا، لکھنا) کے علاوہ نصاب اُردو میں مزید پانچ مہارات (زبان شناسی (قواعد)، تقریر، انشاپردازی (تخلیقی تحریر)، مہاراتِ حیات اور تنقید واستحسان) شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبہ میں تخلیقی صلاحیتوں، تنقیدی فکر اور جمہوری رویّوں کا فروغ بھی جدید طرزِ تعلیم وتدریس کا لازمی تقاضا ہیں۔

ان مقاصد کے تحت نثری اسباق کی تدریس میں درج ذیل اقدامات کیجیے:

سب سے پہلے ہر سبق کے آغاز میں دیے گئے حاصلاتِ تعلّم پر غور کیجیے کہ سبق کے تدریسی مقاصد کیا ہیں اور وہ کون سی مہارتیں اور اہلیتیں ہیں جو طلبہ سبق کی آموزش کے ذریعے حاصل کریں گے۔

## ۱- عقبیہ واقفیت کو فعال کرنا (Activating Background Knowledge)

سبق پڑھانے سے قبل طلبہ کو نئی معلومات، تصوّرات اور مہارات سیکھنے کے لیے آمادہ کرنا ایک ضروری مرحلہ ہے۔ اس مقصد کے لیے دل چسپ اور ترغیبی تکنیکیں اور تدابیر اختیار کیجیے، مثلاً:

سبق کے عنوان/ مواد سے متعلق:

- سوال وجواب کرنا
- تصاویر دکھانا
- مختصر کہانی/ واقعہ یا خبر سنانا
- ذہنی تحریک (Brainstorming) پیدا کرنا (سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر ایک دائرے میں لکھیے اور عنوان پر طلبہ کی سابقہ واقفیت دریافت کرکے دائرے کے گرد لکھتے جائیے)

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ذہنی آمادگی کی اِس سرگرمی کا دورانیہ مختصر ہونا چاہیے تاکہ سبق کی معلومات اور اس کی تفہیم و وضاحت کو زیادہ وقت دیا جاسکے۔

## ۱.۲- نئی معلومات کی تشکیل (Constructing New Knowledge)

سبق کا یہ مرحلہ مقرّرہ دورانیے (Period) میں سب سے زیادہ وقت کا متقاضی ہوتا ہے۔ کیوں کہ اس میں اساتذہ وطلبہ

کی زیادہ سرگرمیاں ہوتی ہیں۔اس مرحلے پر درج ذیل اقدامات کیجیے:

- مصنف کا تعارف: ہر سبق کے آغاز میں متعلقہ مصنف کا مختصر تعارف نکات کی صورت میں دیا گیا ہے۔ان نکات کو مختصراً بیان کیجیے۔
- سبق کا تعارف: سبق کی صنفِ ادب کا مختصر تعارف کرائیے مثلاً: مضمون، افسانہ، ناول، سفر نامہ وغیرہ۔
- بلند خوانی و خاموش خوانی: چوں کہ یہ اعلیٰ ثانوی سطح ہے لہٰذا اس مرحلے میں بلند خوانی سے زیادہ خاموش خوانی کے ذریعے تفہیم عبارت پر زور دینا چاہیے۔فعال آموزشی عملی حکمتیں (Active Learning Strategies) اختیار کرتے ہوئے طلبہ کو گروہوں (Groups) یا جوڑیوں (Pairs) میں تقسیم کیجیے اور سبق کے پیراگراف کی تعداد کی مناسبت سے ایک ایک یا دو دو پیراگراف طلبہ کے ہر گروپ یا جوڑے کو تفویض کیجیے کہ وہ انھیں پڑھیں، سمجھیں اور اہم نکات نوٹ کرتے جائیں۔ساتھ ہی پیراگراف سے متعلق مشقی سوالات بھی بتادیجیے کہ پڑھ کر ان سوالات کے جواب تحریر کریں۔طلبہ کو یہ بھی بتادیجیے کہ اُنھیں دیے گئے پیراگراف کے نئے الفاظ کے معنی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ میں موجود ہیں۔یہاں اس بات کو یقینی بنائیے کہ گروہ یا جوڑی میں شامل ہر طالب علم / طالبہ تفہیمی و آموزشی عمل میں فعالیت سے شریک ہے۔اس مقصد کے لیے کمرۂ جماعت میں ہر گروہ کے پاس جائیے اور چیک کیجیے۔اس طلبہ مرکوز طریقے (Student- centered Approach) میں آپ کا کردار آموزشی سہولت فراہم کنندہ (Facilitator) کا ہے۔سبق کے نئے الفاظ طلبہ کے ذخیرہ الفاظ میں محفوظ کرنے کے لیے محض ان کے معنی بتادینا کافی نہیں بلکہ جملوں میں ان کا استعمال کرانا بھی ضروری ہے، تاکہ طلبہ یہ الفاظ اپنی تحریر و تقریر میں استعمال کرسکیں۔

طلبہ کو دیے گئے مقررہ وقت کے بعد ہر گروہ یا جوڑے سے پیشکش (Presentation) کرائیے۔ہر گروہی پیش کش کے دوران دوسرے گروہ کو متوجہ رہنے کی ہدایت کیجیے۔پیش کش کے بعد مؤثر، تعمیری اور بروقت بازرسی (Feedback) فراہم کیجیے۔

### ۳- ۱- خلاصۂ سبق (Sum–up)

تمام سرگرمیوں کے اختتام پر سبق کے اہم نکات کا خلاصہ پیش کیجیے تاکہ سبق کا اعادہ ہوسکے۔

### ۴- ۱- جانچ (Assessment)

طلبہ کے حاصلات کی جانچ دو طریقوں سے ہوسکتی ہے۔اوّل دورانِ تدریس جانچ (Formative Assessment) جو پڑھانے کے دوران کی جاسکتی ہے طلبہ کے کیے گئے کاموں سے اُن کی تفہیم و حاصلات کا علم ہوجاتا ہے کہ وہ تصوّرات و معلومات سمجھ رہے ہیں یا نہیں۔

دوسرا طریقہ بعد از تدریس جانچ / کلی جانچ (Summative Assessment) کا ہے جس میں سبق کے اختتام پر مختلف نوعیت کے مشقی سوالات دیجیے۔

### تفویض کار (Assignment)

سبق کے تصورات و معلومات پختہ کرنے اور تحریری صلاحیت میں فروغ کے لیے تفویض کار (Assignment) دیجیے بعد ازاں اس کی جانچ کرکے بروقت بازرسی (Feedback) بھی فراہم کیجیے۔

۱- **نظم کی تدریس:** تدریسِ نظم میں بھی تدریسِ نثر میں متذکرہ بالا اقدامات ہی اختیار کیجیے تاہم نظم کی تدریس کا مقصد الفاظ و معلومات فراہم کرنے سے زیادہ طلبہ کے ذوقِ جمالیات اور قوّتِ مُتَخَیّلہ کا فروغ ہے۔ شعر خوانی کا شوق پیدا کرنا اور الفاظ کے وزن و آہنگ کا احساس دلانا تدریسِ نظم کے خاص اہداف ہیں۔ تدریسِ نظم کے ذیل میں بیان کردہ اقدامات ذہن میں رکھتے ہوئے تدریسِ نظم کے لیے درج ذیل اقدامات کیجیے:

- شاعر کا تعارف
- صنفِ سخن کا تعارف
- سابقہ واقفیت کو فعال کرنا
- نئی معلومات کی تشکیل: نئے الفاظ و تراکیب کے معنی پہلے سے تیار کردہ چارٹ تختۂ تحریر پر تحریر کر دیجیے۔

اس مرحلے پر غزل، نظم وغیرہ کی مثالی بلند خوانی میں درست تلفظ، لے، آہنگ اور تاثر کا خیال رکھیے۔ طلبہ سے بھی بلند خوانی کرائیے۔ دورانِ بلند خوانی تلفظ کی غلط ادائی پر نہ روکیے بلکہ اغلاط بورڈ پر تحریر کرتے جائیے۔ بعد از بلند خوانی الفاظ کا درست تلفظ مع معنی بتائیے۔

اشعار کی تفہیم کے لیے پہلے طلبہ کو موقع فراہم کیجیے کہ اشعار سمجھیں۔ بعد ازاں اصلاح کرتے ہوئے اشعار کی تشریح و توضیح کیجیے۔ اسی طرح مشقی سوالات بھی پہلے طلبہ سے کروائیے اور پھر ان کے کام کی جانچ کرتے ہوئے مؤثر، تعمیری اور بروقت بازرسی (Feedback) فراہم کیجیے۔

۲- **تدریسِ قواعد / صنائع بدائع: قواعد کی تدریس کے دو طریقے ہیں۔**

(الف) استخراجی (Deductive Method)

(ب) استقرائی (Inductive Method)

استخراجی طریقے میں کسی بھی قواعدی پہلو کی تعریف پہلے بتائی جاتی ہے جب کہ مثالیں بعد میں دی جاتی ہیں مثلاً ''صنعتِ تکرار'' سکھانے کے لیے پہلے اس کی تعریف بتائی جائے گی کہ شعر میں کسی لفظ کا ایک سے زائد بار آنا ''صنعتِ تکرار'' کہلاتا ہے۔ مثلاً:

وہ تھا جلوہ آرا مگر تم نے موسیٰؑ
نہ دیکھا نہ دیکھا نہ دیکھا نہ دیکھا

اس طریقے میں طلبہ تعریفیں یاد تو کر لیتے ہیں تاہم تفہیم کا پہلو تشنہ رہ جاتا ہے۔ استقرائی طریقے میں استخراجی طریقے کے برعکس پہلے کسی قواعدی پہلو کی مثالیں دی جاتی ہیں بعد میں تعریف بتائی جاتی ہے۔ مثلاً: صنعتِ تضاد سکھانے کے لیے پہلے پڑھیے اور پڑھوائیے:

اُس کو بھُولا نہ چاہیے کہنا
صبح جو جائے اور آئے شام

پھر اس شعر میں متضاد الفاظ زمین اور آسمان کی جانب توجہ دلائیے اور بتائیے کہ جب کسی شعر میں ایسے دو الفاظ استعمال کیے گئے ہوں جو معنی کے لحاظ سے ایک دوسرے کے اُلٹ ہوں تو اِسے ''صنعتِ تضاد'' کہتے ہیں۔

# فہرست


| حصّہ نثر | | | |
|---|---|---|---|
| نمبر شمار | عنوان | مصنفین | صفحہ نمبر |
| ۱ | سیرت محمدی کی جامعیت | سید سلیمان ندوی | ۱۲ |
| ۲ | عالم گیر کا انصاف | علامہ شبلی نعمانی | ۱۸ |
| ۳ | خوش طبعی | محمد حسین آزاد | ۲۲ |
| ۴ | قحط الرجال | مختار مسعود | ۲۷ |
| ۵ | مشاعرہ | ڈاکٹر فرمان فتح پوری | ۳۲ |
| کالم نگاری | | | |
| ۶ | ادب آموزوں کے نام | چراغ حسن حسرت | ۳۷ |
| ۷ | لاہور میں ادیبوں کی کالونی | منّو بھائی | ۴۰ |
| انشائیہ | | | |
| ۸ | میرا البم | وزیر آغا | ۴۴ |
| ناول | | | |
| ۹ | سحر ہونے تک | فضل احمد کریم فضلی | ۴۹ |
| ۱۰ | زمین | خدیجہ مستور | ۵۵ |
| ۱۱ | نئے دور کی لڑکی | مرزا قلیچ بیگ<br>مترجم: امداد حسینی | ۶۰ |
| داستان | | | |
| ۱۲ | چار مال دار | حیدر بخش حیدری | ۶۶ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| **شخصیت نگاری** | | | |
| ۱۳ | حسرت موہانی | مولوی عبدالحق | ۷۰ |
| ۱۴ | سراقبالؔ مرحوم | رشید احمد صدیقی | ۷۴ |
| ۱۵ | چمنے کہ تا قیامت..... | ڈاکٹر اسلم فرّخی | ۷۹ |
| **طنز و مزاح** | | | |
| ۱۶ | سویرے جو کل آنکھ میری کھلی | پطرس بخاری | ۸۴ |
| ۱۷ | کرکٹ | مشتاق احمد یوسفی | ۹۰ |
| **حصّۂ نظم** | | | |
| ۱ | حمد | مظفرؔ وارثی | ۹۶ |
| ۲ | نعت | محسنؔ کاکوروی | ۹۸ |
| ۳ | منقبت | اعجازؔ رحمانی | ۹۹ |
| ۴ | حضرت فاطمہ زہراؓ کی رُخصتی | حفیظؔ جالندھری | ۱۰۴ |
| ۵ | چانداور تارے | علامہ اقبالؔ | ۱۰۶ |
| ۶ | بدلی کا چاند | جوشؔ ملیح آبادی | ۱۰۷ |
| ۷ | کتبہ کون لکھے گا (آزاد نظم) | یاسمینؔ حمید | ۱۱۰ |
| ۸ | مرہم (آزاد نظم) | مختارؔ کریمی | ۱۱۲ |
| ۹ | دو بہرے شناساؤں کی ملاقات (طنز و مزاح) | سید ضمیرؔ جعفری | ۱۱۵ |
| ۱۰ | گیت | نگارؔ صہبائی | ۱۱۸ |
| ۱۱ | اسلوب (ثلاثی) | حمایت علی شاعرؔ | ۱۲۰ |
| ۱۲ | آبِ زم زم (ہائیکو) | رساؔ چغتائی | ۱۲۰ |
| ۱۳ | کام (ہائیکو) | وضاحت نسیمؔ | ۱۲۱ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| غزلیات | | | |
| ۱۴ | خواجہ میر دردؔ | | ۱۲۳ |
| ۱۵ | میر تقی میرؔ | | ۱۲۴ |
| ۱۶ | مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ | | ۱۲۵ |
| ۱۷ | مومن خان مومنؔ | | ۱۲۷ |
| ۱۸ | فراقؔ گورکھپوری | | ۱۳۰ |
| ۱۹ | جگرؔ مرادآبادی | | ۱۳۱ |
| ۲۰ | ناصرؔ کاظمی | | ۱۳۴ |
| ۲۱ | جونؔ ایلیا | | ۱۳۵ |
| ۲۲ | فاطمہ حسن | | ۱۳۶ |
| پاکستانی ادب | | | |
| ۲۳ | خوش حال خان خٹکؔ | | ۱۴۰ |
| | فرہنگ | | ۱۴۱ |

# حصّہ نثر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شُروع اَللّٰہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

## سیّد سلیمان ندوی

پیدائش: ۱۸۸۴ء

وفات: ۱۹۵۳ء

تصانیف: تاریخِ ارض القرآن، حیاتِ شبلی، مقالاتِ سلیمان، خطباتِ مدراس

# سیرتِ محمدیؐ کی جامعیت

**حاصلاتِ تعلّم:** اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ: ۱- کسی متن کو سن کر اپنی جماعت کے مطابق تفصیلی جواب دے سکیں۔ ۲- پیشہ ورانہ ضرورتوں کی تحریریں پڑھ سکیں۔ ۳- مباحثوں، مذاکروں، سیمیناروں میں حصہ لے سکیں اور کسی موضوع کے حق یا مخالفت میں دلائل دے سکیں اور آدابِ تقریر کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی رائے پیش کر سکیں۔

خدا کی محبت کا اہل اور اس کے پیار کا مستحق بننے کے لیے ہر مذہب نے ایک ہی تدبیر بتائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس مذہب کے شارع اور طریقے کے بانی نے جو عمدہ نصیحتیں کی ہیں، ان پر عمل کیا جائے۔ لیکن اسلام نے اس سے بہتر تدبیر اختیار کی ہے۔ اس نے اپنے پیغمبر کا عملی مجسمہ سب کے سامنے رکھ دیا ہے اور اس عملی مجسمے کی پیروی اور اتّباع کو خدا کی محبّت کے اہل اور اس کے پیار کا مستحق بننے کا ذریعہ بنایا ہے۔ چناں چہ اسلام میں دو چیزیں ہیں: کتاب اور سُنَّت۔ کتاب سے مقصود خدا کے احکام ہیں جو قرآن مجید کے ذریعے سے ہم تک پہنچے ہیں اور سُنَّت جس کے لُغوی معنی "راستہ" کے ہیں، وہ راستہ جس پر پیغمبرِ اسلام خدا کے احکام پر عمل کرتے ہوئے گزرے۔ یعنی آپؐ کا عملی نمونہ، جس کی تصویر احادیث میں بہ صورتِ الفاظ ہے۔ الغرض ایک مسلمان کی کامیابی اور تکمیلِ روحانی کے لیے جو چیز ہے وہ ''سنتِ نبویؐ'' ہے۔

وہ تمام اشخاص جو کسی مذہب کے حلقۂ اطاعت میں داخل ہوں، ناممکن ہے کہ وہ کسی ایک ہی صنفِ انسانی سے متعلق ہوں۔ اس دنیا کی بنیاد ہی اختلافِ عمل پر ہے۔ باہمی تعاون اور مختلف پیشوں اور کاموں ہی کے ذریعے سے یہ دنیا چل رہی ہے۔ اس میں بادشاہ یا رئیسِ جُمہور اور حُکام بھی ضروری ہیں اور محکوم، مطیع اور فرماں بردار رعایا بھی۔ امن و امان کے قیام کے لیے قاضیوں اور ججوں کا ہونا بھی ضروری ہے اور فوجوں کے سپہ سالاروں اور افسروں کا بھی۔ غریب بھی ہیں اور دولت مند بھی۔ رات کے عابد و زاہد بھی ہیں اور دن کے سپاہی اور مجاہد بھی۔ اہل و عیال بھی ہیں اور دوست و احباب بھی۔ تاجر اور سوداگر بھی ہیں اور امام اور پیشوا بھی۔ غرض اس دنیا کا نظم و نسق ان مختلف اصناف کے وجود اور قیام ہی پر موقوف ہے اور ان تمام اَصْنَاف کو اپنی اپنی زندگی کے لیے عملی مجسمے اور نمونے کی ضرورت ہے۔ اسلام ان تمام انسانوں کو سنتِ نبویؐ کی اتباع کی

دعوت دیتا ہے۔اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ وہ مختلف طبقاتِ انسانی کے لیے اپنے پیغمبرؐ کی عملی سیرت میں نمونے اور مثالیں رکھتا ہے۔ اسلام کے صرف اِسی نظریے سے ثابت ہو جاتا ہے کہ پیغمبرِؐ اسلام کی سیرت میں جامعیّت ہے۔ یعنی انسانوں کے ہر طبقے اور صنف کے لیے آپؐ کی سیرتِ پاک میں نصیحت پذیری اور عمل کے لیے درس اور سبق موجود ہیں۔ ایک حاکم کے لیے محکوم کی زندگی، ایک محکوم کے لیے حاکم کی زندگی، ایک دولت مند کے لیے غریب کی زندگی اور ایک غریب کے لیے دولت مند کی زندگی کامل مثال اور نمونہ نہیں بن سکتی۔ اس لیے ضروری ہے کہ عالَم گیر اور دائمی پیغمبرؐ کی زندگی ان تمام مختلف مناظر کے رنگ بہ رنگ پھولوں کا گل دستہ ہو۔

اصنافِ انسانی کے بعد دوسری جامعیت خُود ہر انسان کے مختلف لمحوں کے مختلف افعال کی ہے۔ ہم چلتے پھرتے بھی ہیں، اُٹھتے بیٹھتے بھی ہیں، کھاتے پیتے بھی ہیں، سوتے جاگتے بھی ہیں، ہنستے بھی ہیں، روتے بھی ہیں، سیکھتے بھی ہیں، سکھاتے بھی، کھاتے بھی ہیں اور کھلاتے بھی۔ احسان لیتے بھی ہیں اور کرتے بھی ہیں۔ اپنی جان دیتے بھی ہیں اور بچاتے بھی۔ عبادت و دُعا بھی کرتے ہیں اور کاروبار بھی۔ مہمان بھی بنتے ہیں اور میزبان بھی۔ ہم کو ان تمام اُمور کے متعلق جو ہمارے مختلف افعالِ جسمانی سے تعلق رکھتے ہیں عملی نمونوں کی ضرورت ہے جو ہم کو ہر نئی حالت کے پیش آنے میں ایک نئی ہدایت کا سبق اور نئی رہ نمائی کا درس دیں۔

غرض ایک ایسی شخصی زندگی، جو ہر طائفۂ انسانی اور ہر حالتِ انسانی کے مختلف مظاہر اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اَخلاق کا مجموعہ ہو، صرف محمد رسول اللہ خاتَمُ النَّبِیّین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ (ترجمہ: حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر اور آپ کے آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر رحمت اور سلامتی ہو۔) کی سیرت ہے۔ اگر دولت مند ہو تو مکے کے تاجر اور بحرین کے خزینہ دار کی تقلید کرو۔ اگر غریب ہو تو شعبِ ابی طالب کے قیدی اور مدینے کے مہمان کی کیفیت سنو۔ اگر بادشاہ ہو تو سلطانِ عرب کا حال پڑھو، اگر رعایا ہو تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھو، اگر فاتح ہو تو بدر و حُنَین کے سپہ سالار پر نگاہ دوڑاؤ۔ اگر تم نے شکست کھائی ہے تو معرکۂ اُحد سے عبرت حاصل کرو۔ اگر تم اُستاد اور معلّم ہو تو صفہ کی درس گاہ کے معلمِ قُدس کو دیکھو۔ اگر شاگرد ہو تو رُوح الامین کے سامنے بیٹھنے والے پر نظر جماؤ۔ اگر واعظ اور ناصح ہو تو مسجدِ مدینہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو۔ اگر تم حق کی نصرت کے بعد اپنے دشمنوں کو زیر اور مخالفوں کو کم زور بنا چکے ہو تو فاتحِ مکہ کا نظارہ کرو۔ اگر اپنے کاروبار اور دنیاوی جدوجہد کا نظم و نسق درست کرنا چاہتے ہو تو بنی نضیر، خیبر اور فدک کی زمینوں کے مالک کے کاروبار اور نظم و نسق کو دیکھو۔ اگر یتیم ہو تو عبداللہ و آمنہ کے جگر گوشے کو نہ بُھولو۔ اگر بچے ہو تو حلیمہ سعدیہؓ کے لاڈلے بچےؐ کو دیکھو۔ اگر تم جوان ہو تو مکے کے ایک چرواہے کی سیرت پڑھو۔ اگر سفری کاروبار میں ہو تو بصریٰ کے کارواں سالار کی مثالیں ڈھونڈو، اگر عدالت کے قاضی اور پنچایتوں کے ثالث ہو تو کعبے میں نُورِ آفتاب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھو جو حجرِ اَسوَد کو کعبے کے ایک گوشے میں کھڑا کر رہا ہے۔ مدینے میں کچی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے مُنصف کو دیکھو جس کی نظرِ انصاف میں شاہ و گدا اور امیر و غریب برابر تھے۔

اگر تم بیویوں کے شوہر ہو تو خدیجہؓ اور عائشہؓ کے مقدّس شوہر کی حیاتِ پاک کا مطالعہ کرو۔ اگر اولاد والے ہو تو فاطمہؓ کے باپ اور حسنؓ و حسینؓ کے نانا کا حال پوچھو۔ غرض تم جو کوئی بھی ہو اور کسی حال میں بھی ہو، تمھاری زندگی کے لیے نمونہ تمھاری سیرت کی دُرستی واصلاح کے لیے سامان، تمھارے ظلمت خانے کے لیے ہدایت کا چراغ اور رہ نمائی کا نُور، محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی جامعیتِ کبریٰ کے خزانے میں ہر وقت اور ہمہ دَم مل سکتا ہے، اس لیے طبقۂ انسانی کے ہر طالب اور نورِ ایمانی کے ہر متلاشی کے لیے صرف محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت ہدایت کا نمونہ اور نجات کا ذریعہ ہے۔ جس کی نگاہ کے سامنے محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت ہے اس کے سامنے نوحؑ و ابراہیمؑ، ایّوبؑ و یونسؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ علیہم السّلام سب کی سیرتیں موجود ہیں۔ گویا تمام دوسرے انبیائے کرامؑ کی سیرتیں صرف ایک ہی جنس کی اشیا کی دکانیں اور محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت، اخلاق واعمال کی دنیا کا سب سے بڑا بازار (مارکیٹ) ہے۔ جہاں ہر جنس کے خریدار اور ہر شے کے طلب گار کے لیے بہترین سامان موجود ہے۔

ابوسفیان جو آں حضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سب سے بڑے حریف تھے۔ فتحِ مکہ کے دن وہ حضرت عباسؓ کے ساتھ کھڑے ہو کر اسلامی لشکر کا تماشا دیکھ رہے ہیں۔ رنگ رنگ کی بیرقوں اور جھنڈیوں کے سائے میں اسلام کا دریا اُمنڈتا آرہا ہے۔ قبائلِ عرب کی موجیں جوش مارتی ہوئی بڑھتی چلی آرہی ہیں۔ ابوسفیان کی آنکھیں اب بھی دھوکا کھاتی ہیں، وہ حضرت عباسؓ سے کہتے ہیں: ''عباسؓ! تمھارا بھتیجا تو بڑا بادشاہ بن گیا۔'' عباسؓ کی آنکھیں کچھ اور ہی دیکھ رہی تھیں، فرمایا: ''ابوسفیان! یہ بادشاہی نہیں، نبوّت ہے۔''

عدی بن حاتم قبیلہ طے کے رئیس مشہور حاتم طائی کے فرزند تھے اور مذہباً عیسائی تھے۔ وہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار میں آتے ہیں، صحابہؓ کی عقیدت مندیوں اور جہاد کا ساز وسامان دیکھ کر ان کو اس فیصلے میں دِقّت ہوتی ہے کہ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بادشاہ ہیں یا پیغمبر۔ دفعتاً مدینے کی ایک غریب لونڈی آکر کھڑی ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ حضورؐ سے کچھ عرض کرنا ہے۔ فرماتے ہیں: ''دیکھو مدینے کی جس گلی میں کہو، میں تمھاری باتیں سُن سکتا ہوں۔'' یہ کہہ کر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس کی حاجت پُوری کرتے ہیں۔ اس ظاہری جاہ وجلال کے پردے میں یہ عجز، یہ خاک ساری، یہ تواضع دیکھ کر عدی کی آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ جاتا ہے اور وہ دل میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ یقیناً پیغمبرانہ شان ہے۔ فوراً گلے سے صلیب اتار دیتے ہیں اور محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا حلقۂ اطاعت اپنی گردن میں ڈال لیتے ہیں۔

اب آؤ ذرا عرب کے اس اُمی مُعلّم کی درس گاہ کا مطالعہ کریں۔ یہ کون طالب علم ہیں؟ یہ ابوبکرؓ و عمرؓ، علیؓ و عثمانؓ، طلحہؓ و زبیر رضی اللہ عنہم مکے کے قریشی طالبُ العلم ہیں، یہ کون ہیں؟ ابوذرؓ اور انسؓ ہیں۔ یہ مکے سے باہر تہامہ کے غفاری قبیلے کے

ہیں۔ یہ کون ہیں؟ یہ ابوہریرہؓ اور طفیل بن عمروؓ ہیں۔ یمن سے آئے ہیں اور دوسی قبیلے کے ہیں۔ یہ کون ہیں؟ یہ ابو موسیٰ اشعریؓ اور معاذ بن جبلؓ ہیں، یہ بھی یمن سے آئے ہیں اور دوسرے قبیلوں کے ہیں۔ یہ کون ہیں؟ یہ ضمادؓ بن ثعلبہؓ ہیں، قبیلہ ازد کے ہیں۔ یہ کون ہیں؟ یہ خبابؓ بن الارث تمیم کے ہیں۔ یہ منقذؓ بن حبان اور منذرؓ بن عائذ ہیں۔ عبدالقیس کے قبیلے کے ہیں اور بحرین سے آئے ہیں۔ یہ عبیدؓ و جعفرؓ، عمان کے رئیس ہیں۔ یہ فروہؓ ہیں، یہ معان یعنی حدودِ شام کے رہنے والے ہیں۔ یہ کالے کالے کون ہیں؟ یہ بلالؓ ہیں ملک حبش والے۔ یہ کون ہیں؟ یہ صہیبؓ رومی کہلاتے ہیں۔ یہ کون ہیں؟ یہ ایران کے سلمانؓ فارسی ہیں، یہ فیروزؓ دیلمی ہیں، یہ سیبختؓ اور مرکبودؓ ہیں، نسلاً ایرانی ہیں۔

حدیبیہ کی صلح ۶ھ میں وہ عہد نامہ مرتّب کراتی ہے جو اسلام کا عین منشا ہے، یعنی قریش اور مسلمان دونوں فریق جنگ موقوف کریں اور مسلمان جہاں چاہیں اپنے مذہب کی دعوت دیں۔ اس دل خواہ کامیابی کے بعد پیغمبرِ اسلام علیہ السّلام نے کیا کیا؟ اسی سال ۶ھ میں تمام قوموں کے سلاطین اور اُمراء کے نام دعوتِ اسلام کے خطوط بھیجے اور ان کو خُدا کا پیغام پہنچایا۔ دِحیہ کلبیؓ، ہرقل قیصر روم کی بارگاہ میں، عبداللہ ابنِ حُذیفہ سہمیؓ، خسرو پرویز شہنشاہِ ایران کے دربار میں، حاطب بن ابی بلتعہؓ، مُقوقس عزیزِ مصر کے یہاں، عمرو بن امیہّ، حبش کے بادشاہ نجاشی کے پاس، شجاع بن وہب الاسدی شام کے رئیس حارث غسّانی اور سلیطؓ بن عمرو رؤسائے یمامہ کے درباروں میں پیغمبرِ اسلام کے خطوط لے کر جاتے ہیں کہ محمد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی درس گاہ میں داخلے کا اِذنِ عام ہے۔

دوستو! اگر تم مطالعۂ فطرت کے بعد یقین رکھتے ہو کہ یہ دنیا انسانی مزاجوں اور انسانی صلاحیتوں اور استعدادوں کے اختلاف کا نام ہے تو یقین کرو کہ محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی جامع شخصیت کے سوا اس کا کوئی آخری اور دائمی اور عالم گیر رہ نما نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے اعلان فرمایا: اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰهُ ○ [1] اگر تم کو خدا کی محبت کا دعویٰ ہے تو آؤ میری پیروی کرو، اگر تم بادشاہ ہو تو میری پیروی کرو، اگر تم رعایا ہو تو میری پیروی کرو۔ اگر تم سپہ سالار ہو اور سپاہی ہو تو میری پیروی کرو، اگر تم اُستاد اور معلّم ہو تو میری پیروی کرو۔ اگر دولت مند ہو تو میری پیروی کرو، اگر غریب ہو تو میری پیروی کرو، اگر بے کس اور مظلوم ہو تو میری پیروی کرو، اگر تم خدا کے عابد ہو تو میری پیروی کرو..... اگر قوم کے خادم ہو تو میری پیروی کرو۔ غرض جس نیک راہ پر بھی ہو اور اس کے لیے بلند سے بلند اور عمدہ سے عمدہ نمونہ چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیۡهِ وَسَلِّمۡ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ. [2]

(ماخوذ از: خطبات مدراس)

---

[1] اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اِتباع کرو، اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

[2] اے اللہ! تو آپؐ پر اور آپؐ کی آل اور اصحاب پر اپنی رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

## مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) خدا کی محبت اور پیار کا مستحق بننے کے لیے ہر مذہب نے کیا تدبیر بتائی ہے؟

(ب) ابوسفیان نے فتحِ مکہ کے موقع پر کیا دیکھا اور حضرت عباسؓ نے کیا فرمایا؟

(ج) عدی بن حاتم نے کیسے اسلام قبول کیا؟ واقعہ بیان کیجیے۔

(د) کن سلاطین و امرا کو دعوتِ اسلام کے خطوط روانہ کیے گئے؟

(ہ) نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کی جامعیت اپنے الفاظ میں لکھیے۔

سوال ۲: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- سُنّت کے لُغوی معنی ہیں:

(الف) راستہ (ب) پیروی (ج) نشانی (د) ہدایت

۲- اسلام تمام انسانوں کو دعوتِ اتباع دیتا ہے:

(الف) امیر کی (ب) صوفیا کی (ج) سنتِ نبویؐ کی (د) فقرا کی

۳- صلح حدیبیہ مرتّب ہوئی:

(الف) ۵ھ میں (ب) ۶ھ میں (ج) ۷ھ میں (د) ۸ھ میں

۴- ابوسفیان نے رسول کریمؐ کے بارے میں جو کہا، اس کی وجہ تھی:

(الف) لاتعداد جھنڈے (ب) صحابہ کرامؓ کی کثیر تعداد

(ج) قبائل عرب کا جوش خروش (د) لشکرِ اسلامی کے نعرے

۵- فتح مکہ کے دن مختلف قبیلوں کے صحابہ کرامؓ کی شمولیت ظاہر کر رہی تھی:

(الف) اسلام سے قبیلوں کی دوستی (ب) اسلام کی وسعت

(ج) حضور پاکؐ کا جامع اخلاق (د) اسلام کی آفاقی عظمت

سوال ۳: سیرتِ محمدیؐ کی جامعیت کے موضوع پر مضمون تحریر کیجیے۔

سوال ۴: سبق میں موجود مرکب الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

سوال ۵: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

پیروی - تدبیر - دِقّت - اِستعداد - موقوف - شارع - جامعیت - اِتّباع - خزینہ دار - بیرق

## امدادی فعل (HELPING VERB)

اصلی فعل والے جملے:

۱- حامد کتاب پڑھتا ہے۔ ۲- حامد بیٹھتا ہے۔ ۳- حامد نے محمود کو پکڑا۔

ایسے جملے جن میں اصلی فعل کے ساتھ امدادی فعل بھی ہے۔ جیسے:

۱- حامد کتاب پڑھ سکتا ہے۔ ۲- حامد کتاب پڑھنا چاہتا ہے۔

۳- حامد کو کتاب پڑھنا پڑے گی۔ ۴- حامد بیٹھ سکتا ہے۔

۵- محمود کو پکڑنا پڑے گا۔

آپ نے دیکھا کہ پہلے جزو میں پڑھتا ہے، بیٹھا ہے، پکڑا یہ سب اصلی فعل ہیں۔ لیکن دوسرے جزو میں سکتا ہے، چاہتا ہے، پڑے.... یہ اصلی فعل نہیں ہیں کیوں کہ ان سے کسی کام کا کرنا یا پاس ہونا نہیں معلوم ہوتا۔ یہ فعل تو صرف اصلی فعلوں کی مدد کے لیے استعمال کیے گئے ہیں تاکہ وہ اصلی فعل کی خاص کیفیت بیان کرنے میں اس کی مدد کر سکیں۔

سوال ۶: آپ کو جتنے امدادی فعل یاد آئیں، ان کی مدد سے جملے بنائیے۔

## سرگرمیاں

۱- طلبہ سیرت النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے موضوع پر کمرۂ جماعت یا کالج میں مذاکرے کا اہتمام کریں گے۔

۲- مذاکرے میں شریک طلبہ معلم کی مدد سے اظہارِ خیال کے لیے نکات یک جا کریں گے اور پھر آدابِ تقریر ملحوظ رکھتے ہوئے مذاکرے / سیمینار / جلسے سے خطاب کریں گے۔

## برائے اساتذہ

۱- تقاریر کے سلسلے میں طلبہ کی رہ نمائی اور حوصلہ افزائی کیجیے۔